سوال

(256)غیر عربی زبان میں خطبہ پڑھنا ممنوع ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کتاب بدورالأہلہ مولفہ نواب صدیق حسن خان کے ص :73میں یہ عبارت (رسدورسم اسلام اززمن نبوت تاایں دم خواندن خطبہ است بعبادت عربی کہ دربلاد عجم باش وہرچند دلیلے مانع ازغیرایں لسان مبین) واقع ہے ۔اس عبارت امرپراستدلال (کہ غیرعربی زبان میں خطبہ پڑھنا ممنوع ہے) صحیح یانہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بدورالاہلہ کے عبارت منقولہ استفتاء سے استدلال اس امرپرکہ غیرعربی زبان میں خطبہ پڑھنا ممنوع ہے صحیح نہیں ہے ۔اس لیے کہ عبارت منقولہ استفتا میں جوایک نہایت عام دعویٰ کیاگیاہے ،اس سے قطع نظرکہ اس دعویٰ کا ثبوت کیاہے اوراس کااحاطہ علمی کیوں کہ حاصل ہوااوراس سے بھی قطع نظرامام ابوحنیفہ کافتویٰ اس دعویٰ کے عموم کاناقص ہے ۔خود اسی عبارت منقولہ میں یہ بھی موجودہے کہ ''ہرچند دلیلے مانع ازغیرایں مبین ، ، بھلاجب کوئی دلیل غیرعربی زبان میں خطبہ پڑھنے سے مانع موجودہو،توعربی زبان میں خطبہ پڑھنا ممنوع کیوں کرہوگا!کیا ممنوعیت (حرمت یاکراہت) حکم شرع نہیں ہے ،اورجب یہ حکم شرعی ہے اوراس سے کس طرح انکارنہیں ہوسکتا،اورہرامرشرعی کے ثبوت کےلیے کوئی دلیل شرعی ضرورہے ،تواس ممنوعیت کی ثبوت کےلیے بھی دلیل شرعی کیوں ضروری ہوگی اورجب کوئی دلیل موجودنہ ہوتوممنوعیت کے ثبوت کی کیاصورت ہے ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر1

صفحہ نمبر396